please don't leave an untold
story inside of you
chapter one
THE END
قلم کار
تحریر: جویریہ عطاء الرحمن
And one day
the girl with the books
Remington
I was born
to tell stories.

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قلم کار

از

جویریہ عطاالرحمٰن

www.novelsclubb.com

یہ کہانی ہے کچھ ایسے کرداروں کی جو اپنے اندر اس قدر کشش رکھتے ہیں کہ آپ چاہتے ہوئے بھی ان کے سحر سے کبھی نکل نہیں پاتے۔ یہ کہانی ہے محبت کے دشت میں پھرتے کچھ انمول نگینوں کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت ایک اندھیرے کمرے میں اپنے سامنے موجود میز پر کاغذات پھیلائے کچھ لکھنے کی کوشش میں تھی لیکن الفاظ جیسے کھو سے گئے تھے۔ وہ لکھنا چاہتی تھی لیکن کیا؟ اس کے الفاظ اس کی سوچوں کا ساتھ دینے سے قاصر تھے۔

اس اندھیرے کمرے میں صرف ایک چراغ کی لو تھی جو اندھیرے کو چیرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بوسیدہ کھڑکی سے اندر آتی ہوئی ہوا اس چراغ کی لو کو بجھا دینا چاہتی تھی۔ لیکن ہوا کے دوش پہ سرسراتی وہ چراغ کی لو مسلسل جلنا چاہتی تھی۔ ان کے درمیان گویا کوئی جنگ چھڑ چکی تھی۔ ٹھیک ویسی ہی جنگ جیسی اس چراغ کے سامنے بیٹھی لڑکی کی سوچوں اور اس کے الفاظ میں چھڑی ہوئی تھی۔

وہ جوان لڑکی کم عمر دکھائی دیتی تھی اور بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔ لیکن اس کا دماغ جیسے عین جوانی میں صدیوں پرانا معلوم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ لاکھ کوشش کے بعد بھی کچھ نہ لکھ سکی تو اس نے اپنے قریب روشن اس چراغ کو دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ اس لو کو دیکھے جا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں واپس پلٹنے سے انکاری تھیں۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچنا شروع کرتی ایک نسوانی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

"کیا واقعی محبت کرنا جرم ہے؟"

بہت دفعہ کا سنا یہ جملہ ایک بار پھر سننے کو ملا تھا۔

"خاموش کیوں ہو؟ بتاؤ نا"

اس کی نظریں اس دیے سے ہٹ چکی تھیں۔ سفید لباس زیبِ تن کیے، جھریوں شدہ چہرے کے ساتھ وہ صوبر سی خاتون خود سراپا سوال بنی اس کے سامنے موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا محبت کرنا واقعی جرم ہے؟"

وہی سوال دوبارہ دہرایا گیا تھا۔انداز نہایت نرم تھا۔

وہ اس عورت کو جواب دینا چاہتی تھی لیکن کیا کہتی؟اس کی ذات ایک عجب کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی۔

"کیوں دو محبت کرنے والوں کو یہ دنیا ملنے نہیں دیتی؟"

اس بار یہ مردانہ آواز تھی۔اور وہ مرد بھی اس کے سامنے آ بیٹھا تھا۔وہ گندمی رنگت اور پر کشش نقوش والا مرد سیاہ لباس پہنے اپنی لال ہوتی آنکھوں میں شکوہ سموئے اس کو دیکھ رہا تھا۔

ان شکوہ بھری آنکھوں سے ہی تو وہ بچنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں یہ دنیا اتنی سفاک ہے؟"

"تم بتاتی کیوں نہیں؟ کیوں محبت کرنے والے مل نہیں سکتے؟"

اس کرڑیل مرد کی آواز میں اب کی بار نمی کا عنصر شامل تھا۔اس نے بے بسی سے سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھا۔

یہ ایسے سوال تھے جن کا جواب اس کے پاس بھی موجود نہیں تھا۔لیکن سامنے موجود لوگوں کی بے بسی اسے ان سوالوں کے جواب تلاش کرنے کی پر مجبور کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سنو! کیا تم بتا سکتی ہو کہ غریب کی محبت کی قدر کیوں نہیں ہوتی؟"

اب کی بار یہ نسوانی آواز اس کے عقب سے آئی تھی۔وہ سانولی رنگت اور تیکھے سے نقوش والی لڑکی لال رنگ کا پیروں کو چھوتا سادہ سا لباس پہنے چلتی ہوئی اب اس کے مقابل آنے لگی۔اس کے چلنے کے ساتھ ساتھ اس کے دونوں پیروں میں موجود پائل کے گھنگرو اس ویرانے میں عجب وحشت زدہ سی چھنکار پیدا کر رہے تھے۔وہ بھی اب اس کے سامنے آچکی تھی۔

"کیا محبت پہ انسان کا زور ہوتا ہے؟"

پہلے سے کھڑی اس صوبر سی عورت کی طرف سے سوال آیا تھا۔

"کیا غریب کے سینے میں دل نہیں ہوتا؟"

www.novelsclubb.com

وہ سرخ لباس والی لڑکی سوال داغ رہی تھی۔

"جنگ و جدل میں مارے جانے والوں کو یاد رکھا جاتا ہے مگر ان کا کیا جو محبت کی کہانی میں مر جاتے ہیں؟"

یہ بھی ایک نسوانی آواز تھی جو پہلی آوازوں سے مختلف تھی۔اچانک وہاں ایک اور خاتون نمودار ہوئی تھی جو چہرے پہ مسکراہٹ لیے اس سے سوال کر رہی تھی۔ان کا لباس سرمئی رنگ کا تھا۔

"جنگوں میں مرنے والوں کو شہداء کا نام دے دیا جاتا ہے لیکن محبت کی جنگ میں بے موت مرنے والوں کو کیا نام دیں؟"

وہ پاگل ہونے کے قریب تھی۔وہ سب اس سے سوال کر رہے تھے لیکن اس کی زبان پہ قفل لگے ہوئے تھے۔

"کیا غریب ہونا بھی جرم ہے؟"

"تم سب کیا چاہتے ہو؟"

دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامتی وہ ان سے پوچھنے لگی۔ایک پل کو وہاں سناٹا چھا گیا۔

"ہم کیا چاہ سکتے ہیں پیاری؟ ہمارے ہاتھ میں تو اب کچھ بھی نہیں۔"

وہ سرخ لباس والی لڑکی آنکھوں میں مایوسی سجائے اس سے سوال کرنے کے بعد خود پہ افسوس کر رہی تھی۔اور وہ ساکن نظروں سے ان سب کے چہرے تکتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو محترمہ! کیا تم ان لوگوں کی اذیت کا اندازہ کر سکتی ہو جو زندگی سے تنگ آ کر حرام موت کو گلے لگا لیتے ہیں؟"

ایک اور ہیولا نمودار ہوا تھا۔ وہ ایک خوش شکل جوان لڑکا تھا جو اس کے سامنے کچھ فاصلے پہ کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔

"کیوں محبت کرنے والوں پہ زندگی اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ وہ جینے کی خواہش کو ترک کر دیتے ہیں؟"

یہ سوال اس سیاہ لباس والے مرد کی طرف سے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں لوگ وفا کا جواب وفا سے نہیں دیتے؟"

وہ لڑکا بے بسی سے بولا تھا۔

"کیوں کسی کو چاہنے کی پاداش میں انسان کی زندگی ایک ان دیکھی عمر قید کی سزا کاٹتے ہوئے گزرتی ہے؟"

وہ سفید لباس والی عورت جو کب سے خاموش تھی اب بولی تھی۔

"کیوں خاندان کی بقا کے نام پر بیٹیوں کو وار دیا جاتا ہے؟ کیوں خاندان کی عزت ہمیشہ عورت ذات کے نام سے منسوب کر دی جاتی ہے؟"

سرمئی لباس والی عورت نے یہ شکوہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو گویا سب کا جرم محبت تھا۔یہ سب بھی محبت نامی اس اندھیرے دشت کے مسافر تھے۔"

وہ صرف سوچ ہی سکی تھی اس نے بولنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"کیا دنیا میں محبت کرنے والوں کی کوئی جگہ نہیں؟"

وہ سیاہ لباس والا مرد شدتِ ضبط سے سرخ آنکھیں لیے بیٹھا تھا۔

"کیوں ہمارے جذبات کو ہنسی میں اُڑا دیا جاتا ہے؟"

اس لڑکے کی آواز آئی تھی۔

وہ بولتی تو کیا بولتی؟ان سب کے سوال اسے اذیت سے دوچار کر رہے تھے۔اب اس کی بھی آنکھوں کے گوشے نم ہونے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ سب کے لیے کیا کر سکتی ہوں؟"

اس کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔اور لہجہ نہایت کمزور کسی طویل عرصے سے تھکے مسافر سا تھا۔

"تم لکھ سکتی ہو۔"

وہ سیاہ لباس والا مرد اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کے گرد چکر کاٹنے لگا۔

"تم لکھو گی"

اس نوجوان نے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم پہ لکھو، لیکن ایک احسان کرنا۔کہانی کا اختتام حقیقت کے بر عکس لکھنا۔"

سفید لباس والی عورت نے کہہ کر اس مرد کی طرح اس کے گرد چکر کاٹنے شروع کر دیے۔

"ہمیں لکھ کے تاریخ کے پنوں میں امر کر دو"

سرمئی لباس والی عورت کی فرمائش حاضر تھی۔

"تم مجھ پہ لکھنا۔میں چاہتی ہوں میری بے بسی کی داستان لکھو تم۔"

سرخ لباس والی لڑکی کہہ کر باقیوں کی طرح اس کے گرد گھومنے لگی۔

"میری کہانی کون لکھے گا؟"

www.novelsclubb.com

مردانہ آواز اس کی سماعت کے ٹکرائی تھی۔

"تم لکھو گی"

ایک اور آواز

"تم ہم پہ لکھو گی"

وہ لڑکا بھی چکر کاٹنے لگا تھا۔

"تم ہمیں امر کرو گی"

"تم لکھ سکتی ہو"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی نظریں ان سب سے چرا کر اس چراغ کی طرف مرکوز کر دیں۔ کیونکہ اگر وہ مزید اب ان سب کو دیکھتی تو یقیناً چیخ اٹھتی۔

"تم ایک قلمکار ہو۔ تم لکھو ہم سب کو"

مختلف آوازیں اس کے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔ لیکن جو سب سے واضح پکار تھی وہ اس کو اس کے قلمکار ہونے کا بتا رہی تھی۔

ہوا تیز ہو رہی تھی۔ بہت تیز یہاں تک کہ میز پہ پڑے کاغذ ہوا میں اُڑ کر زمیں بوس ہو گئے۔ ہوا اس قدر تیز ہو گئی کہ وہ اس کے گرد گردش کرتے سب لوگ آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہونے لگے۔

اس نے اپنا سر میز پہ ٹکا دیا۔ بالآخر اس ظالم ہوا نے اس جلتے دیے کی لو کو فنا کر دیا۔ تو آخر وہ فتحیاب ہوئی۔ اور وہ شکست خوردہ دیا بالکل خاموش ہو گیا جیسے وہ لڑکی خاموش ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

✨ ✨ ✨ ✨

دروازے کے چرچرانے کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی لیکن اس نے سر اٹھانے کی کوئی خاص زحمت محسوس نہیں کی تھی۔آنے والے وجود نے دروازے کو کھلا چھوڑ دیا جس سے کمرے میں ملگجا سا اندھیرا پھیلنے لگا اور خود اس نے قدم میز کی طرف بڑھائے۔

"بی جان! میں بے بس ہوں۔"

وہ جانتی تھی کہ اس کے اس کمرے میں بی جان کے علاوہ کوئی نہیں آسکتا اسی لیے سر میز سے ہٹائے بغیر بولی۔

بی جان اس کے جھکے سر پہ سرسری سی نظر ڈال کر میز پہ پڑے چراغ کو پھر سے روشن کرنے لگیں اور چراغ کی وہ لو ایک بار پھر تمتمانے لگی۔

"کیا پریشانی ہے؟ بتاؤ مجھے۔"

وہ قریبی صوفے پہ بیٹھ کر نہایت نرم انداز میں اس سے دریافت کرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"میرے خیالات مجھے پاگل کردیں گے۔"

وہ جھکے سر کے ساتھ اپنی کرسی سے اٹھ کر بی جان کے قریب آئی اور زمین پہ بیٹھ کر اپنا سر ان کے گھٹنے سے ٹکا دیا۔

"اور بھلا ایسا کیوں ہونے لگا؟"

بی جان نے اس کے ریشمی سیاہ بالوں میں انگلیاں چلانی شروع کردیں جس سے اسے قدرے سکون پہنچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بی جان! آپ تو جانتی ہیں ان لوگوں کو۔"

وہ بے بسی سے بولی تھی۔

بی جان اس کی بات کو سن کر چپ کر گئیں البتہ اپنے ہاتھ کی حرکت کو جاری رکھا۔

قدرے توقف کے بعد اس نے خود ہی بولنا شروع کیا۔

"میرے تخیل میں موجود وہ لوگ آج پھر غم کی تصویر بنے میرے ذہن کے پردے پہ چھائے ہوئے تھے۔اور مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ حقیقت کا روپ دھار کر اس وقت میرے سامنے ہیں۔وہ مجھ سے بہت سوال کرتے ہیں۔اس قدر سوال کرتے ہیں کہ میرا دماغ مفلوج ہونے لگتا ہے۔اور میں ان کی باتوں کا جواب دینا چاہتی ہوں لیکن چاہ کر بھی کچھ بول نہیں سکتی۔میری زبان ان کے سامنے میرا ساتھ دینے سے انکار کر دیتی ہے بی جان! میں کیا کروں؟"

بی جان کو اپنے گھٹنے پہ ہلکی سی نمی کا احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ان سے پوچھو کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔"

بی جان نے دھیمے لہجے میں اس کو کہا۔

"وہ چاہتے ہیں کہ میں لکھوں۔ان سب کی زندگی کی کہانی سے واقف ہوں میں۔ اور وہ یہی کہتے ہیں کہ میں ان کی زندگی پہ لکھوں،ان کے دکھوں پہ لکھوں۔وہ بہت بے بس لگتے ہیں بی جان اور اپنی باتوں سے مجھے بھی بے بسی کے دھانے پہ لا کھڑا کرتے ہیں۔وہ سب چاہتے ہیں ان کی بے بسی کو دنیا محسوس کرے اور سچ بتاؤں تو کبھی ان کی باتوں پہ دل چاہتا ہے کہ رو دوں تو کبھی دل چاہتا ہے کہ غم کی شدت سے چیخ اٹھوں لیکن ان کے سامنے میں خود کو کسی بھی قسم کے احساس سے عاری محسوس کرتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی کیفیت بی جان پہ عیاں کر دی تھی۔اس کی یہی عادت تھی،وہ جب بھی پریشان ہوتی تو بی جان کو اپنا حالِ دل سنا کر خود کو ہلکا کر لیتی۔

"کیا تم ان سب خیالات سے جان چھڑانا چاہتی ہو؟"

بی جان اس کی بات کو سمجھتی ہوئی اس سے مخاطب ہوئیں۔

اس نے بی جان کے گھٹنے سے اپنا سر اٹھا کر نم آنکھوں میں امید لیے انہیں دیکھا اور اثبات میں سر ہلا گئی۔

"اگر میں ایک بات کہوں تو مانو گی؟"

ایک بار پھر اقرار میں سر ہلایا گیا۔

"تم ان کی خواہش کو پورا کر دو۔ وہ اگر چاہتے ہیں کہ تم لکھو تو لکھ دو۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن بی جان! میں کیسے؟"

"دیکھو بیٹا! تم لکھنے کے ہنر سے واقف ہو۔ تم الفاظ کے چناؤ کا فن جانتی ہو۔ تم ان سب کی کہانی کو لکھ سکتی ہو۔ ایک قلم کار کے ہاتھ میں یہ فن ہوتا ہے کہ وہ اپنے الفاظ کی بنا پر پڑھنے والے پہ ایک سحر طاری کر دیتا ہے۔ اگر وہ سب یہی چاہتے ہیں کہ ان کی بے بسی کو دنیا محسوس کرے تو تم لکھ دو۔"

وہ بی جان کی بات میں کھو گئی تھی۔

"میں واقعی لکھ سکتی ہوں۔ ان لوگوں کی باتوں سے جو اذیت، جو بے بسی میں محسوس کرتی ہوں وہ میں دوسروں کو بھی کروا سکتی ہوں۔ مجھے بس خود کو راضی کرنا ہے۔ ان سب کی زندگی میرے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔ میں ان سب کے خوبصورت کرداروں پہ لکھ سکتی ہوں۔ تو کیوں نا ان لوگوں کی خواہش بھی پوری کر دی جائے۔"

www.novelsclubb.com

بی جان کی ایک چھوٹی سی بات اس کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی۔اور اسی وجہ سے اب وہ خود کو لکھنے کے قابل سمجھ رہی تھی۔وہ ایک حتمی فیصلہ کر کے وہاں سے اٹھ کر واپس میز کی جانب جانے لگی۔

بی جان خاموش نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں جہاں اب سکون چھایا ہوا تھا۔اس کے اٹھ کر میز کی جانب جانے پر وہ جیسے خاموشی سے آئی تھیں ویسے ہی اٹھ کر واپس چلی گئیں۔

دروازے کے بند ہونے کی آواز پر اس نے اس جانب دیکھا۔

"آپ میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہیں بی جان۔اگر زندگی رہی تو آپ کو بھی لکھوں گی۔"

www.novelsclubb.com

اپنے ذہن میں وہ بی جان سے مخاطب ہو کر وہ مسکرائی تھی۔

زمین پہ بکھرے کاغذات کو اکٹھا کر کے وہ ایک بار پھر میز پہ بیٹھی تھی۔ہوا تھم چکی تھی اور اس جلتے چراغ کو اب کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں تھا۔اور کون جانے کے وہ جلتا چراغ اپنی روشنی سے کس کس کو راہ دکھادے۔

ختم شد!

www.novelsclubb.com